© rasailojaraid.com

قارئین بنام مدیر

افکار و تاثرات

- ترکی میں انتخابات
- مسلمان سلاطین کا ادب قرآن
- دینی لٹریچر کے فروغ پر خصوصی توجہ

ترکی کے انتخابات

ترکی میں اتاترک کا منحوس دور ختم ہو رہا ہے اور درخشاں اور تابناک مستقبل سامنے نظر آرہا ہے ترکی میں حالیہ انتخابات میں مغرب نوازوں کی شکست ہوئی ہے جس سے یورپ و امریکہ کو غیر معمولی پریشانی ہوئی، ترک پارلیمنٹ کی ۴۵۰ نشستوں کے لیے انتخابات میں کسی پارٹی کو مطلوبہ اکثریت ۲۲۶ نشستیں حاصل نہیں ہوسکتیں۔ مگر اندازہ ہے کہ ماضی میں ملک میں چھ مرتبہ وزارت عظمیٰ کے عہدے پر فائز رہنے والے اور دو مرتبہ فوج کے ہاتھوں معزول کیے جانے والے لیڈر سلیمان ڈیمریل صدر کی مخالف جماعتوں کے ساتھ مل کر مخلوط حکومت بنائیں گے اور ساتویں مرتبہ وزارت عظمیٰ کے منصب پر منتخب کرلیے جائیں گے۔

نئے انتخابات سے جو نیا سیاسی نقشہ ابھرا ہے اس میں بالترتیب قدامت پسند، ترقی پسند، سوشلسٹ اور مذہب پرست عناصر پارلیمنٹ میں مخلوط طور پر ایک ایسی حکومت تشکیل دے سکتے ہیں جو مدرلینڈ پارٹی کے آٹھ سالہ سیاسی اقتدار کی اقتصادی، معاشی اور بین الاقوامی سیاسی پالیسیوں کی خرابیوں کو اجاگر کرکے برسر اقتدار رہ سکتی ہے، البتہ دیکھنا باقی ہے کہ احیائے اسلام کی داعی رفاہ پارٹی جو تیسری بڑی جماعت کی حیثیت سے ابھری ہے اور اس کے لیڈر نجم الدین اربکان ہیں پارلیمنٹ میں سلیمان ڈیمریل کے ساتھ بیٹھنا پسند کرتے ہیں، یا وہ سیکولر آئین کی مخالفت کو اسی شدت کے ساتھ جاری رکھتے ہیں جتنی انتخابی مہم کے دوران رہی۔ لیکن مبصرین کا کہنا ہے کہ نجم الدین کی کامیابی کے امکانات روشن ہیں، کیونکہ آئندہ سال صدارتی انتخابات میں سلیمان ڈیمریل کے لیے نجم الدین اربکان کی حمایت حاصل کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔ اسی توقع پر دونوں پارٹیوں میں اتحاد کا زیادہ امکان ہے۔

ترکی کے تین کروڑ ووٹروں نے حکمران پارٹی کو مسترد کرکے اپنے رجحان اور ملک کی منزل کو متعین کردیا ہے یہ اتنی بڑی کامیابی ہے جس سے استعماری طاقتوں کے درمیان کھلبلی مچ گئی ہے اور انہوں نے ذرائع ابلاغ کی اپنی طاقت کو دین پسندوں کے خلاف مہم میں لگا دیا ہے۔ لیکن ترک عوام کی بیداری اور روس کے زیر اثر مشرقی یورپ کی بیداری کی لہروں نے انقلاب کی لکیروں کو واضح کر دیا ہے ان کو نظر انداز کرنا مشکل ہے۔

© rasailojaraid.com